عزاداری کا موسم ہے

سرِ فرشِ عزا آؤ عزاداری کا موسم ہے
لہو آنکھوں سے برساؤ عزاداری کا موسم ہے

اٹھو عشقِ علیؑ والو تمہیں منزل بلاتی ہے
سنو کرب و بلا والو صدا ھل من کی آتی ہے
سرِ مقتل چلے آؤ عزاداری کا موسم ہے

ہتھیلی پہ دھرا ہے سر بدن تیار رکھا ہے
یہاں ہر فردِ ملت نے کفن تیار رکھا ہے
عدو کو جا کے بتلاؤ عزاداری کا موسم ہے

بیادِ زخمِ مشکیزہ ابھی روتا ہے یہ پانی
ابھی موجوں کے سینے میں چھپی ہے ایک تغیانی
سنو دنیا کے دریاؤ عزاداری کا موسم ہے

کٹھن حالات ہیں ایسے کہ اب جینا مصیبت ہے
گھٹن ایسی ہے اے ہم دم کہ دم لینا غنیمت ہے
علم غازیؑ کا لہراؤ عزاداری کا موسم ہے

وِلائے آلِ احمدؐ پر خدا تم کو جزائیں دے
نکھارو ایسے اولادیں کہ زہراؑ بھی دعائیں دے
حسینی قوم کی ماؤ عزاداری کا موسم ہے

کہا شبیرؑ نے ماں کی طرح دربار جاؤ گی 195
نہ دو گی بد دعا تم جب سرِ بازار جاؤ گی
قسم زینبؑ میری کھاؤ عزاداری کا موسم ہے

اٹھا کے ننھے ہاتھوں کو دعائیں دے کے جاتی ہے
سکینہؑ کربلا والوں کا پرسہ لینے آتی ہے
عزاخانوں کو مہکاؤ عزاداری کا موسم ہے

یہی شامِ غریباں ہے جلے خیمے ہیں غربت ہے
گریباں چاک کر ڈالو کہ زینبؑ پر مصیبت ہے
ہواؤ بال بکھراؤ عزاداری کا موسم ہے

کبھی رضوان ہم ہوتے ہیں جو حالات سے مضطر
ہوائے پرچمِ عباسؑ کہتی ہے سنو مظہرؔ
میرے سائے میں آجاؤ عزاداری کا موسم ہے